تفسیر قرطبی مترجم

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابو بکر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

زیر اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور، کراچی ـ پاکستان

الجامع لاحکام القرآن

معروف بہ

تفسیر قرطبی

امام ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابو بکر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

الجامع لاحکام القرآن

معروف بہ

تفسیر قرطبی جلد دوم

امام ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابو بکر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ

متن قرآن کا ترجمہ: جسٹس حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

مولانا ملک محمد بوستان مولانا سید محمد اقبال شاہ گیلانی

مولانا محمد انور مگھالوی مولانا شوکت علی چشتی

زیر اہتمام:

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور- کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	تفسیر قرطبی معروف بہ الجامع لاحکام القرآن (جلد دوم)
مفسر	امام ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوبکر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ
متن قرآن کا ترجمہ	حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	مولانا ملک محمد بوستان، مولانا سید محمد اقبال شاہ گیلانی
	مولانا محمد انور مگھالوی، مولانا شوکت علی چشتی
	من علماء دار العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیر اہتمام	ادارہ ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف
ناشر	محمد حفیظ البرکات شاہ
	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
سال اشاعت	اکتوبر 2012ء، بار اول
کمپیوٹر کوڈ	QT54

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 37221953 فیکس:۔ 042-37238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 37247350۔ فیکس 042-37225085

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-32212011-32630411 فیکس:۔ 021-32210212

e-mail:- info@zia-ul-quran.com

Website:- www.ziaulquran.com

اور قرآن کریم میں ہے وَ جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا یعنی جہنم کو ہم نے کافروں کے لئے قید خانہ بنایا ہے اور الحصیر سے مراد مِلک ہے کیونکہ اسے روک لیا جاتا ہے۔

اور لبید نے کہا ہے:

وَ قُمَامِمُ غُلْبِ الرِّقَابِ كانهم جِنٌّ لدى باب الحصير قيام

اس میں باب الحصیر سے مراد مِلک ہے۔

پس حضرت یحییٰ علیہ السلام حصور تھے یہ بروزن فعول بمعنی مفعول ہے یعنی آپ عورتوں کے ساتھ مباشرت نہ کر سکتے تھے۔ گویا کہ انہیں اس سے روک لیا گیا جو کچھ مردوں میں ہوتا ہے، یہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ سے مروی ہے۔ اور فعول بمعنی مفعول لغت میں کثیر الاستعمال ہے۔ اسی سے حلوب بمعنی محلوبۃ ہے۔

شاعر نے کہا:

فيها اثنتان واربعون حَلُوبَةً سُودًا كخافية الغراب الأسْحَم

اس میں حلوبۃ سے استدلال کیا گیا ہے۔

حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عباس، ابن جبیر، قتادہ، عطا، ابو الشعثاء، حسن، سدی اور ابن زید رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے: (حصور) اس سے مراد وہ ہے جو عورتوں سے باز رہتا ہے اور قدرت کے باوجود وہ ان کے قریب نہیں جاتا۔ اور دو اعتبار سے یہی اصح قول ہے۔ ایک یہ ہے کہ یہ ان کی مدح اور تعریف ہے اور بلاشبہ تعریف اکثر فعل کسبی کے سبب ہوتی ہے نہ کہ فطری اور طبعی فعل پر اور دوسری وجہ یہ ہے کہ فعول لغت میں فاعل کے صیغوں میں سے ہے۔

جیسا کہ کسی نے کہا ہے:

ضَرُوبٌ بنصل السيف سُوقَ سِمانها اذا عَدِموا ازاد افانك عاقِرُ

اس میں محل استشہاد لفظ ضروبٌ ہے۔

پس معنی یہ ہے کہ اپنے نفس کو شہوات سے روکنے والا ہے۔ اور شاید یہ ان کی شریعت میں تھا اور رہی ہماری شریعت تو اس میں نکاح ہے، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حصور سے مراد وہ عنین ہے جس کا ذکر نہ ہو کہ وہ اس کے سبب وطی کر سکتا ہو اور نہ اسے انزال ہوتا ہو یہ حضرت ابن عباس سے بھی، حضرت سعید ابن مسیب اور ضحاک نے کہا ہے۔ اور ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ہر انسان اللہ تعالیٰ سے گناہ کے ساتھ ملاقات کرے گا، درآنحالیکہ اس نے اس گناہ کا ارتکاب کیا ہوگا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ اس کے سبب اسے عذاب دے گا یا پھر رحم فرمائے گا سوائے یحییٰ بن زکریا کے، کیونکہ وہ وَ سَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ تھے۔ پھر حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک زمین کے ایک تنکے کی طرف نیچے کیا اور اسے اٹھا لیا اور فرمایا: ''ان کا ذکر اس تنکے کی مثل تھا۔'' اور قول

بھی ہے کہ اس کا معنی ہے: وہ اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہوں سے بچانے اور روکنے والا ہے۔ وَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ زجاج نے کہا ہے: الصالح الذی یؤدی لِلّٰہِ ما افترض علیہ والی الناس حقوقھم۔ (کہ صالح وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے اوپر عائد ہونے والے فرائض ادا کرتا ہے اور لوگوں کو ان کے حقوق عطا کرتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ قَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَ امْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝

''زکریا کہنے لگے اے رب! کیونکر ہوگا میرے ہاں لڑکا حالانکہ آلیا ہے مجھے بڑھاپے نے اور میری بیوی بانجھ ہے فرمایا بات اسی طرح ہے (جیسی تم نے کہی) لیکن اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔''

کہا گیا ہے: یہاں رب سے مراد جبریل امین علیہ السلام ہیں یعنی انہوں نے حضرت جبریل امین علیہ السلام کو کہا: رب، اے میرے سردار...... کیونکر میرے ہاں لڑکا ہوگا؟ یہ کلبی کا قول ہے۔

اور بعض نے کہا ہے: رب سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔ اَنّٰى بمعنی کیف ہے اور یہ ظرف ہونے کی بنا پر محل رفع میں ہے اور اس استفہام کے معنی میں دو وجہیں ہیں۔ ایک یہ ہے کہ انہوں نے سوال کیا کیا اس کے ہاں بچہ ہوگا حالانکہ وہ اور اس کی بیوی اپنے اس حال پر ہیں یا انہیں اس حال پر لوٹا دیا جائے گا جس سے بچہ ہوسکتا ہے؟ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ انہوں نے سوال کیا کیا انہیں اپنی اسی بانجھ بیوی سے بچہ عطا کیا جائے گا یا کسی اور سے؟ اور یہ بھی کہا گیا ہے: معنی یہ ہے کہ کون سے درجہ کے سبب اس کا حقدار سمجھا گیا ہے حالانکہ میں اور میری بیوی اس حال پر ہیں۔ آپ نے یہ علی وجہ التواضع کہا۔

اور روایت ہے کہ آپ کی دعا اور جس وقت آپ کو اس کی بشارت دی گئی ان کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ تھا۔ اور جس دن آپ کو بشارت دی گئی تھی اس وقت آپ کی عمر نوے برس تھی اور آپ کی اہلیہ کی عمر بھی اس کے قریب تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ضحاک نے کہا: جب آپ کو خوشخبری دی گئی اس وقت آپ کی عمر ایک سو بیس برس تھی اور آپ کی بیوی کی عمر اٹھانوے برس تھی۔

پس اسی لئے یہ قول ہے وامراتی عاقر یعنی میری بیوی بانجھ ہے وہ بچہ نہیں جن سکتی۔ کہا جاتا ہے: رجل عاقر و امراۃ عاقر جس میں بانجھ پن واضح اور ظاہر ہو۔ اور (کہا جاتا ہے) عقُرت وعقَر (دونوں میں قاف مضموم ہے) تعقُر عُقُرا وہ بانجھ ہو گئی، مثلاً حسنت تحسن حسنا، یہ ابو زید سے منقول ہے اور عُقارۃ بھی ہے اور دونوں میں اسم فاعل فعُال سے فعیلۃ کے وزن پر ہے۔ کہا جاتا ہے: عظمت فھی عظیمۃ اور ظرفت فھی ظریفۃ اور عاقر کہا گیا ہے کیونکہ اس سے مراد نسب کی بنا پر بانجھ پن والا ہے اور اگر یہ فعل کی بنا پر ہوتا تو کہتا: عقرت فھی عقیرۃ گویا کہ وہ اس کے سبب بانجھ ہے، یعنی عمر کے اعتبار سے بڑھاپا بچہ جننے سے اس کے لئے مانع ہے۔ اور عاقر سے مراد ریت کی وہ کثیر مقدار ہے جو کوئی شے اگنے نہ دے۔ اور عُقر عورت کے مہر کو بھی کہتے ہیں جب شبہ کے ساتھ اس سے وطی کی جائے۔ اور بیضۃ العقر، اس سے مراد مرغ کا انڈا ہے، کیونکہ یہ اس کی عمر میں طویل مدت تک ایک خاص سفیدی سی لے آتا ہے اور عُقر النار بھی ہے، یعنی آگ کا وسط اور اس کا بڑا حصہ۔